سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔اے
۱۴ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر وغیرہ بنام مینجر صاحب ہونا چاہئے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۱ مئی ۱۹۲۶ء	نمبر ۲۱

حُسنِ تخیّل

ہمیں اس بات سے کمال خوشی حاصل ہوئی کہ حضرت رسا پھر یاد فرمانے لگے ہیں۔ ہم خوشی سے اوراق نور افشاں میں آپ کے پاکیزہ کلام کو جگہ دے کر آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

ہے زیر رازِ محبت زیر چلمن پھول میں
تہ بہ تہ رکھے ہیں قدرت نے جو دامن پھول میں

جذب ہو تا عندلیبِ دل کا دامن پھول میں
نفی کہاں قسمت کہ پہنچا تا نشیمن پھول میں

ہے رگِ جاں سبزۂ جاں بخش تربت کا مری
دل کے ٹکڑے جذب ہیں اے خفتۂ مدفن پھول میں

ایک ہوتی عشق والفت کی کہانی خلق میں
جذب ہوتا بلبلِ دل کا جو دامن پھول میں

خوب سانچے میں ڈھلا ہے اسکا نقشِ دلفریب
ہیں نمایاں سارے کے رنگ و روغن پھول میں

دخترِ زر سی پاکدامن سے کیا ہے عقد کیا
رنگ صہبا ہے شیخ جی سا پاکدامن پھول میں

درمیانِ خط ہے عارض دل میں داغِ عشق ہے
لطف یہ ہے پھول ہے گلشن میں گلشن پھول میں

خال وخط لوٹیں گے ڈبکے عارضِ جاناں کا حُسن
کیا تماشا ہے چھپے بیٹھے ہیں رہزن پھول میں

طائرِ بو پھر رہا ہے ہر طرف وحشت زدہ
کیا سرایت کر گیا بلبل کا شیون پھول میں

عارضِ گلرنگ وخال وگیسوو زلفِ سیاہ
سانپ کا من پھول میں ہے سانپ کا پھن پھول میں

عکسِ رُخ سے عالمِ جام مے گلگوں ہے اور
فیضِ ساقی کیا ہے ماہ روشن پھول میں

دل کا ہر ٹکڑا ہے داغِ عشق سے رشکِ چمن
ہیں رسا کیا کیا بہار آمیز گلشن پھول میں

رسا بریلوی

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں سرگرم کوشش کیجئے +

لائل پور چرچ پلپٹ

لوہا تیرنے لگا۔ ۲۔سلاطین ۶:۶

ہم اپنے قابلِ فخر پادری صاحب کے سکوت سے فکرمند اور دعاگو تھے۔ خدا کا شکر ہے اس نے اپنے خادم کو اپنے پیغام کے ساتھ پھر ہمارے پاس بھیجا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے خادم کے بال بچوں کو اور پادری صاحب کو اپنے جلال کے لئے صحت وتندرستی بخشے۔ آمین۔ ایڈیٹر۔

الیشع نبی معلوم ہوتا ہے کہ جلجال میں تھا۔ یہ جگہ جہاں انبیازادوں کا ایک سکول تھا دریائے یردن کے نزدیک تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ الیشع نبی کی نبوت اور خصوصاً معجزوں نے بہت سے انبیازادوں کو اس مدرسہ کی طرف کھینچا تھا کیونکہ اس مدرسہ میں موجودہ مکان رہائش کے لئے تنگ ہوگئے تھے بیچارے غریب بحال ہمت انبیازادے اپنے لئے آپ بنانے کی ہمت کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے مکان کو کھڑا کر لیا تھا۔ مگر چھت کے لئے لکڑی کی ضرورت تھی۔ اُنہوں نے صلاح کی چلو جنگل سے کاٹ لائیں۔ چنانچہ وہ اپنی اپنی کلہاڑیاں وغیرہ لیکر جاتے ہیں۔ ایک طالبعلم کی درخواست پر الیشع نبی بھی اُن کے ساتھ جاتا ہے۔ وہاں کاٹتے کاٹتے ایک شخص کی کلہاڑی کا لوہا دستے میں سے نکلکر دریا میں جا پڑتا ہے وہ بیچارہ بے ساختہ چلا اُٹھتا ہے کیونکہ لوہے کے گر جانے کے باعث نہ صرف وہ بیکار ہوگیا بلکہ قرض نقصان تھا کیونکہ یہ کلہاڑی اس نے کسی پڑوسی سے مانگ کے لی تھی۔ اس پر الیشع نبی نے اس سے پوچھا کہ لوہا کہاں گرا ہے۔ اس نے وہ جگہ بتائی۔ الیشع

نے ایک چھوٹی کاٹ کر اُس جگہ پر ڈال دی اور وہی لوہا تیرنے لگا۔

آج ہم اس بیسویں صدی میں اس بات کو نہایت ہی حیرت سے دیکھتے ہیں کیونکہ فطرت کے قانون کے رو سے یہ ناممکن ہے کہ لوہا پانی پر تیرے۔ کیونکہ لوہا اپنے مساوی الحجم پانی سے بھاری ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ پانی کی سطح سے نیچے رہے۔ مگر ہم اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ خدا ایک نہایت ہی اعلےٰ ہستی ہے اور وہ اپنی ہستی کے قوانین کے مطابق اپنے کام کرتا ہے۔ لوہے کے ایک ٹکڑے کو خود بخود پانی کی تہ میں جو جا ڈوبے گا۔ اگر آپ ہاتھوں میں پکڑ لیں تو جب تک چاہیں اُسے پانی کی سطح پر رکھ سکتے ہیں تو ہم کیوں تعجب کرتے ہیں جبکہ خدا کے ہاتھ جسکو ہم دیکھ نہیں سکتے اور جو اپنے عمل میں اس دنیا کی فطرت کے قوانین کے پابند نہیں۔ لوہے کو پانی کی تہ میں سے اُٹھا کر پانی کی سطح تک پہنچا دیا۔ آج اس آیت سے ناظرین کے سامنے میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مسیحی زندگی میں غیر ممکن باتوں کا ممکن ہونا ایک نارمل حالت یا معمول العمل ہونا چاہیے اور اس کی وجہ کیا ہے۔

اوّل۔ کیونکہ از سر نو پیدا شدہ مسیحی ایک نئی فطرت رکھتا ہے۔ وہ نیا مخلوق ہے۔ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوا ہے۔ وہ اپنی نئی زندگی کے قوانین کے مطابق عمل کرتا ہے جو ایک دنیوی شخص کو جو ابھی تک موت کی حالت میں روحانی طور سے رہتا ہے بالکل غیر ممکن کام نظر آتا ہے۔ مثلاً ایک دنیا کے شخص کے لئے یہ ہونا ناممکن ہے کہ گناہ نہ کرے۔ مگر جو خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ اس کا تخم اس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے (۱ یو ۳: ۹) ایک دنیا کا آدمی آپ کو بتائیگا کہ جھوٹ سے بچنا غیر ممکن ہے۔ مگر ایک تبدیل شدہ مسیحی کے لئے ہاں کی ہاں کرنا اور نہ کی نہ ایک نارمل حالت ہے۔ ایک غیر مسیحی شخص کے لئے ایک غیر ممکن بات ہے کہ دنیا اور اُسکی چیزوں کو چھوڑ دے۔ مگر ایک از سر نو پیدا شدہ مسیحی کے لئے جو آسمانی مکانوں میں اپنے منجی کے ساتھ اپنی روحانی زندگی بسر کرتا ہے دنیا اور اُسکی ساری چیزیں کوڑا کرکٹ ہیں۔ اصل میں مسیحی زندگی میں وہ باتیں جو دنیا کے سامنے غیر ممکن ہیں بالکل ممکن بلکہ روزمرہ کی باتیں ہو جاتی ہیں۔ چاہیئے کہ ہمارا ایمان ایسا زبردست ہو کہ ہماری زندگی کے ہر عمل میں لوہا تیرے۔ یعنی غیر ممکن بات ممکن ہو۔ تب ہی ہم موثر ہو سکتے ہیں۔

جب میں سیالکوٹ مشن سکول میں اُستاد تھا میں نے فیصلہ کیا کہ اس سیمنری میں جا کر تربیت حاصل کروں تاکہ خدا کی خدمت کے لئے تیار ہو سکوں۔ وہاں گورنمنٹ سکول میں ایک ہندو اُستاد تھا۔ ہم ایک دوسرے کے کالج سے واقف تھے۔ جب اُس نے سُنا کہ میں سکول میں ایک بڑی ذمہ واری کے کام کو اور ایک معقول تنخواہ کو چھوڑ کر سیمنری میں داخل ہونے والا ہوں تو اُس نے تعجب تو کیا مگر شاید اُس نے اس بات کا یقین نہ کیا۔ خیر میں سیالکوٹ چھوڑ کر گوجرانوالہ میں تھیالوجیکل سیمنری میں بطور طالب علم آیا۔ وہ ہندو ماسٹر بھی سیالکوٹ سے تبدیل ہو کر گورنمنٹ سکول میں آیا۔ ایک دن اتفاقاً ہماری آپس میں ملاقات ہو گئی اُس نے نہایت تعجب سے مجھ سے پوچھا کہ آپ سچ مچ وہاں سے چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ پھر اُس نے مجھ سے پوچھا کہ بال بچے کے گذارے کی کیا صورت ہے۔ میں نے کہا کہ معمولی بیس پچیس روپے کا وظیفہ ہے جو میں لیتا ہوں۔ اس کے سارے سوال سے جو وہ نہایت تعجب سے کرتا تھا ایک بات معلوم ہوتی تھی کہ یہ سب باتیں اُس کی سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ وہ اس بات کو بالکل نہیں سمجھ سکتا تھا کہ ایک اعلےٰ کشش ہے جو انسان کو اس دنیا سے باہر کھینچ سکتی ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ ایک حقیقی مسیحی اپنی نئی انسانیت یا روحانی زندگی کے قوانین کے نیچے ہو کر اپنے روزمرہ کے کام کرتا ہے جو ایک غیر تبدیل شخص کے لئے بالکل فوق العادت نظر آتے ہیں۔ ہمارے لئے وعدہ ہے کہ تم ان سے بھی بڑے بڑے کام کرو گے۔ یوحنا ۱۴: ۱۲ میں لکھا ہے کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔ بلکہ ان سے بھی بڑے کام کریگا۔

دوئم۔ نہ صرف ہماری روحانی فطرت اس بات کی متقضی ہے کہ ہمارے کام دنیا سے اعلےٰ اور نرالے ہوں بلکہ ہمارے پاس ایمان ایک ایسی چیز ہے جس سے غیر ممکن چیز ممکن ہو جایا کرتی ہے۔ ذرا عبرانیوں کے گیارھویں باب میں ایمان کے بہادروں کے کارنامے ملاحظہ کیجئے۔ کس قدر غیر ممکن باتیں ان کی معمول زندگی تھیں۔ ایمان گویا ایک ایسا زبردست اور لمبا ہاتھ ہے جسکو بڑھا کر ہم کسی دور دراز چیز تک پہنچ سکتے اور کسی چیز کو پکڑ سکتے ہیں۔ ایمان ہی ہے جس سے ہم دنیا پر غلبہ پاتے ہیں سکندر اعظم کی بابت لکھا ہے۔ اس نے ایک دن مایوس ہو کر تلوار پھینک دی کیونکہ اُس کے فتح کرنے کے لئے کوئی دنیا باقی نہیں رہی۔ مگر افسوس اس کے اندر ایک دنیا تھی جسکو وہ مغلوب نہ کر سکا وہ شراب خوری میں مر گیا ایمان کے لئے خدا کے وعدے نہایت ہی قیمتی ہیں۔ یوحنا ۱۴: ۱۳ میں لکھا ہے کہ جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کرونگا۔

پھر یہ آیت ایک اور پہلو سے ہمیں ایک عجیب سبق سکھاتی ہے۔ غور کیجئے یہ کلہاڑی عاریتاً لی تھی۔ اس طالب علم کی اپنی ذاتی ملکیت نہیں تھی۔ فقط استعمال کے لئے لی تھی۔ ہمارے پاس کون سی چیز ہے جو ہم نے خداوند سے نہیں پائی۔ ہمیں عقل اور علم صحت اور

دیکھو صلا

نور افشاں

مطبوعہ ۲۱ مئی ۱۹۲۶ء

ہماری بابت ہمعصر پیغام صلح کی ایک پیشینگوئی

اشاعت قریبہ میں ہم نے یسوع مسیح کی ختم نبوت پر ایک نوٹ سپرد قلم کیا تھا۔ جس کا جواب دینے کے بجائے ہمارے ہمعصر نے اس مطلب کی ایک پیشینگوئی لکھدی کہ عنقریب ہم اسکو حلقہ بگوش اسلام دیکھینگے۔

ہم اپنے معزز ہمعصر کی دوربینی اور قیافہ شناسی کی داد دیتے ہیں۔ مگر آپ ایک بات تبلانا بھول گئے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ آپ نے یہ نہ تبلایا کہ ہم سنی اسلام مسلمان ہونگے یا شیعہ۔ مقلد مسلم ہونگے یا غیر مقلد۔ اہل قرآن میں شامل ہونگے یا اہلحدیث میں۔ سنت والجماعت کے مسلم ہونگے یا لاہوری احمدی مسلم ہونگے۔ حنفیت کے احمدی مسلم ہونگے یا غیر احمدی مسلم۔ قادیانی احمدی مسلم ہونگے یا لاہوری احمدی مسلم ہونگے۔ اس وقت تک بعض صاحب نے ۳۰۲ فرقے اسلام کے شمار کئے ہیں۔ ان میں سے کس فرقہ کے اسلام کے مسلم ہونا آپ نے ظاہر فرمایا ہے۔ یہ اگر آپ نے واضح نہیں کیا ہے۔ کیا ہمعصر پیغام صلح اس بات کو بھی واضح فرمائیگا کہ بہت دعوے تاریخ اسلام مسلم کا نہیں دیکھتا ہے؟

مرزا صاحب کی پیروی کرنے والوں کو الہام پیشینگوئی کرنے کی نعمت سب سے زیادہ ملتی ہے۔ لیکن ہماری بابت پیغام نے جو حسن ظن ظاہر فرمایا ہے اس سے تو یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کو احمدیت کی نعمت مذکور میں سے تل کے ہزارویں حصہ کے برابر بھی الہامی بصیرت نصیب نہیں ہوئی۔

چونکہ ہم نے اسلام میراث جدی کے طور پر پایا۔ ہمارے آباؤ اجداد بفضل خدا مسلم تھے اور خدا کا شکر ہے کہ مروجہ اسلام کے ۳۰۲ فرقوں کے اسلام کو منہا کرکے جو اسلام باقی رہتا ہے اس اسلام کے ہم آجتک مسلم ہیں۔ ہم نے اس اسلام کو کبھی نہیں چھوڑا۔ البتہ غیر اسلام کو ضرور ترک کیا ہے جس اسلام کے ہم مسلم ہیں اس اسلام کے مسلم ہم جملہ نبیوں کو مانتے ہیں۔ اس بات کا اظہار ہم ایک مدت مدید سے کرتے آرہے ہیں۔ پھر ہمیں یہ بات پیغام صلح کے کالموں سے معلوم نہ ہوئی کہ آپ نے اپنی گولڈن پرافسی میں کیوں بالفعل ہمیں مسلم قرار نہیں دیا۔ بلکہ ہمارا مسلم ہونا آنے والے زمانہ کے غیر معین وقت پر موقوف فرما دیا ہے۔

ہم اپنے معزز ہمعصر کو پھر یاد دلاتے ہیں کہ ہم اسلام میں سے مروجہ اسلام کی ۳۰۲ صورتوں کو منہا کرکے باقی اسلام کے مسلم ہیں۔ اگر ہمارے اس دعوے کی تصدیق یا اس کا ثبوت درکار ہو تو پیغام صلح ہم سے طلب فرمائے۔ تو ہم انشاء اللہ تعالے آپ کو تبلائینگے کہ آپ کی پیشینگوئی کیونکر باطل ہوتی ہے؟

لارڈ ریڈنگ ۱۶ سالہ عمر میں

ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ریڈنگ سب سے پہلے ۱۶ سال کی عمر میں ہندوستان آئے۔ آپ ایک جہاز پر معمولی کام کیا کرتے تھے۔ دو ماہ آپ کلکتہ رہے۔ ایک روز آپ محنت کرتے کرتے اس قدر تھک گئے کہ بجائے بازپرس آپ نے کہا میں اب ہندوستان میں تا وقتیکہ وائسرائے بنکر نہ آؤں گا کبھی نہ آؤنگا۔ خوش قسمتی دیکھئے کہ وہی ۱۶ سالہ لڑکا اپنی ضعیفی میں وائسرائے بنکر ہی ہندوستان میں آیا اور اپنی قابلیت اور تدبر سے ایک دنیا سے خراج تحسین وصول کر گیا۔

(عام)

پادری سلطان محمد اور پادری عبدالحق صاحب

ہمیں پادری سلطان محمد پال اور پادری عبدالحق صاحبان کی الہ آبادی خدمات کے متعلق دو رپورٹس ملی ہیں۔ ان میں ایک رپورٹ پادری گارڈنر صاحب کی طرف سے ہے جو کسی قدر مفصل ہے۔ اسکی اشاعت آنے والے نمبر میں ہوگی۔ دوسری رپورٹ مسٹر مجبور کی جانب سے ہے۔ جو اشاعت ہذا میں نذر ناظرین ہے۔ ایڈیٹر

ناظرین کرام۔ ابتک تو ان دونوں پادری صاحبان کی سحر بیانی اور حاضر جوابی اور منطقی تقریر نے صرف اہل پنجاب ہی کو حیران اور سراسیمہ کر رکھا تھا۔ مگر اب ساکنان الہ آباد بھی ان کا لوہا مان گئے۔ آپ کے اونچے خیالات اور مدلل کلمات نے سامعین کے دلوں کو مسخر کر لیا اور آپ کی حاضر جوابی نے مخالفین کی زبانوں پر گویا مہر سکوت لگا دی تھی۔ چند مولوی صاحبان جو مباحثہ کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ دل میں تو پادری صاحبان کی لیاقت کے قائل ہو گئے تھے۔ مگر اس خیال سے کہ مبادا جہلا کچھ اور نہ سمجھ لیں اُلٹے سیدھے اور غلط بیجا اعتراضات کرنا شروع کئے۔ جو صاحبان منصف مزاج تھے وہ فوراً مولوی صاحبان کی جہالت اور پادری صاحبان کی حاضر جوابی کی داد دینے لگے۔ اکثر ہمارے مسلمان بھائی خیال کرتے ہیں کہ بیچارے عیسائی عربی یا فارسی کیا جانیں۔ اسی لئے مباحثہ کرتے وقت سامعین کے روبرو دو چار فقرے عربی کے بول جاتے ہیں تاکہ پادری صاحب گھبرا جائیں اور ان کی دھاک جم جائے۔ حسب عادت ایک مولوی صاحب پادری سلطان محمد صاحب سے عربی بولنے لگے اور کئی منٹ تک عربی میں تقریر کی۔

پھر فوراً اپنی لیاقت کا اظہار کرنے کی غرض سے فارسی بولنے لگے۔ اور اپنے دل میں یہ سوچ کر کہ پادری صاحب کو میں نے خوب شرمندہ کیا بڑے فخر سے سامعین کی طرف تنزل اور بیٹھ گئے۔ آپ کا بیٹھنا تھا کہ پادری سلطان محمد صاحب اُٹھے اور اول مولوی صاحب مذکور سے عربی زبان میں ہمکلام ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد فارسی میں کلام شروع کیا مولوی صاحب بڑے حیران کہ پادری صاحب تو عربی اور فارسی زبان کے ادیب نکلے نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب جو اپنے آپ کو سقراط الزمان تصور کر کے بڑے فخر کے ساتھ تشریف لائے تھے دوسرے دن پھر نظر نہ آئے۔ ہمارے منجی نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے کہ میں تمہیں ایسی زبان عطا کرونگا کہ کوئی مخالف تمہارا سامنا نہ کر سکیگا۔

ایک بات جس سے تمام مسیحیوں کو حیرت ہوئی وہ یہ تھی کہ پادری عبدالحق صاحب نے اس مسئلہ تثلیث اور مسئلہ کفارہ کو اس خوبی سے بیان کیا کہ تمام حاضرین عش عش کرنے لگے۔ ہندوؤں نے فوراً یہ شہادت دی کہ ہم نے ان دونوں اہم مسائل کی تشریح آج تک ایسی خوبی سے ہوتے ہوئے نہیں سنا اور راقم کی بھی یہی شہادت تھی۔

دو چار ہندو اور مسلمان دوستوں نے یہ شہادت دی کہ گو ہم پادری صاحبان سے مذہبی اعتبار سے متفق نہیں ہیں۔ مگر اُن کی حاضر جوابی وسیع معلومات اور علمی لیاقت کی ہم بھی داد دیتے ہیں۔ شاباش اے مسیح کے خادمو شاباش۔ خدا آپ دونوں کو برکت پر برکت عطا کرے اور آپ کی عقلوں کو اور بھی روشن کرے تاکہ آپ اُس کے کلام کے بھید۔۔۔ لوگوں کو بخوبی سمجھا سکیں کاش آپ دونوں کے توسل سے بہت سے اہل ہند مسیح کو اپنا منجی مان لیں۔ آمین ثم آمین

احقر۔ ایچ۔ کے۔ ایچ۔ مہجور۔

وید اور انجیل پر بحث

پادری کلیمنٹ صاحب مشنری اور پادری پی جیکب صاحب کی کوششوں سے بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں سلطان المناظرین جناب پادری سلطان محمد خاں صاحب کے لکچروں کا انتظام کیا گیا۔ پادری صاحب کے لکچروں اور مناظروں سے جو فائدہ علاقہ کے اسیروں مسلموں اور مسیحیوں کو پہنچا وہ اس کیفیت سے از خود ظاہر ہو جائیگا جو ہمیں مسٹر اللہ دتا صاحب گھٹیالوی کی طرف سے اسی وقت موصول ہو گئی تھی۔ اخبار کی گنجائش کے خیال سے اس کیفیت کو ہم اختصار کے ساتھ نذر قارئین نور افشاں کرتے ہوئے خدا کا شکر بجالاتے ہیں کہ خدا کی قدرت اپنا کام مستعدی مگر خاموشی سے کرتی جا رہی ہے۔ ہم یہاں چودھری عطاء اللہ صاحب رئیس بدوملہی کا دل و جان سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے نہ صرف ہمارے اجلاس کی صدارت قبول فرمائی بلکہ ہر ممکن دعا و مدد سے دریغ نہ کر کے مسلموں کا اہل کتاب کے ساتھ صحیح سلوک واضح کر دیا اگر سمجھدار مسلمان چودھری صاحب کی تقلید کریں تو دونوں مذاہب کے درمیان جدائی کی خلیج بہت کم ہو سکتی ہے۔ ایڈیٹر

مشن سکول بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں جلسہ زیر صدارت چودھری عطاء اللہ صاحب تاریخ ۹ مارچ ۱۹۲۶ء قرار پایا۔ پادری سلطان محمد خاں صاحب نے وید اور انجیل کا مقابلہ کیا کہ ہر ایک مذاہب یہ دعوے کرتا ہے کہ اس کی کتاب الہامی ہے۔ میں اس کے لئے چند کسوٹیاں مقرر کرتا ہوں جس سے پتا لگ جائیگا کہ وہ کتاب منجانب اللہ ہے

مثلاً (۱) وہ کتاب جو دعوے کرے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اُس میں خدا کی ہستی اور وجود ثابت ہو ورنہ وہ کتاب کتاب اللہ نہیں۔ اگر وہ خدا کی طرف سے ہونا مانے تو وہ اس کی ہستی کے ثبوت دے۔ صرف دعوے ہی نہ ہو بلکہ دلائل بھی ہوں۔

(۲) اس کتاب میں دنیا کے لئے تعلیم ہو اور انسان اُس پر عملدرآمد کر سکیں۔

(۳) روحانی اقتضا کو پورا کرتی ہو۔ ان تینوں معیاروں کو میں بائبل مقدس سے ثابت کرونگا جس سے ثابت ہو جائیگا کہ وید اور انجیل میں سے کون الہامی کتاب ہے۔ الہامی کتاب کے لئے ضروری بات یہ ہے۔ کہ وہ خدا کی ہستی اور اس کا ثبوت دے۔ بائبل مقدس نہ صرف خدا کا ثبوت پیش کرتی ہے بلکہ خدا کو منواتی ہے۔ اس میں وہ دلائل ہیں جنکو ہم دلائل انی و لمی کہتے ہیں۔ دلیل انی۔ مثلاً یہ ایک گھڑی ہے۔ اسکو بنانے والا کوئی پتھر کا ٹکڑا نہیں۔ بلکہ اس کا بنانے والا کوئی زندہ ہستی ہے گھڑی کا علم ہم کو نہیں ہو سکتا جب تک بتانے والا نہ بتائے۔ اسی طرح جب ہم مخلوقات کو دیکھتے ہیں تو خیال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بنانے والا کوئی ہے۔ ہم سے خدا کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اس کو ہم دلیل انی کہتے ہیں بائبل مخلوقات کو پیش کرتی ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا کو معلوم کریں تو اسکی ہستی اور مخلوقات کو دیکھو جس سے خالق کے صرف اوصاف ہی نہیں بلکہ ازلی قدرت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ ۱۹ زبور ۳ تا ۶ آیت سے خدا کی ہستی اور قدرت کا ثبوت ملتا ہے ۱:۱۴ سے اس کے وجود کو ثابت اور فطرت اور تمام مخلوقات کو پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "احمق ہے جو کہتا ہے کہ خدا نہیں" جو عقلمند مخلوقات کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ خدا ہے۔ بائبل نہ صرف خدا کی صفات کو پیش کرتی ہے بلکہ وحدت کو بیان کرتی ہے۔ استثنا میں خدا

کہتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ مجھ سے سوا اور کوئی خدا نہیں جس طرح سے خدا ازلی ہے۔ اُسکی صفات بھی بے تبدیل اور لاتبدیل ہے وہ حاضر و ناظر ہے۔ کوئی جگہ نہیں جہاں اُسکا ظہور نہ ہو۔ وہ قیوم خدا ہے۔ غرض جتنی صفات کا ہونا لازمی ہے بائبل گنوا گنوا کر ہمارے سامنے پیش کرتی ہے ۔ اُسکو مانو جو کتاب منجانب اللہ ہے۔ بائبل نے دلیل اِنی سے کام لیکر خدا کی ہستی کو ثابت کیا ہے ۔

اب ہم وید کو دیکھیں۔ اگر وید سے پوچھا جائے کہ خدا کیا چیز ہے۔ یا یہ کہ مخلوقات سے اس کا پتہ لگ جائے تو وہ چپ ہے۔ وید سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تنکا بھی خُدا نے نہیں بنایا۔ بلکہ جب سے خُدا ہے اس کے ساتھ روح اور مادہ موجود ہیں جبکہ مادہ اور روح کو خدا نے پیدا ہی نہیں کیا تو کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ خدا ہے۔ ویدوں سے تو خدا ثابت نہیں ہوتا اور اُس کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ وید خدا کے وجود اور اس کی صفات کو ثابت نہیں کر سکتا۔ گھڑی کی مثال سے ثابت ہوتا ہے کہ بنانے والا سب کچھ جانتا ہے۔ مگر آپ گھڑی بھی نہیں جان سکتے۔ کیونکہ آپ نے اُسکو بنایا نہیں۔ جب تک کہ بنانے والا آپ کو نہ بتائے۔ یہی حال خدا کا ہے۔ جبکہ خدا مادہ اور روح کو پیدا کرنے والا نہیں تو وہ اُس کے راز سے واقف نہیں ہو سکتا اور یہ ویدوں کا حال ہے تو کس طرح سے مانیں کہ ویدوں میں خدا ہے اور وہ خدا کی طرف سے الہام ہے۔ جب تک کہ ہمارے سامنے خدا کی ہستی اور وجود کو ثابت نہ کیا جائے ۔

(۲) الہامی کتاب کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک جگہ کے لئے اسکی تفہیم ہو۔ بلکہ تمام روئے زمین کے لئے دستور العمل ہو۔ اگر وید قطب شمالی و جنوبی میں جائے تو اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قطب شمالی و جنوبی میں رہ کر کوئی زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ وہاں کے لوگوں کی زندگی کا دارومدار صرف گوشت پر ہے۔ وید کہتا ہے کہ گوشت کھانا گناہ ہے۔ برخلاف اس کے بائبل کو جہاں کہیں لے جائیں اس پر عملدرآمد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی تعلیم کھانے پینے ہی پر نہیں۔ خدا چونکہ عالم کل ہے۔ اس لئے اسکی تعلیم بھی عالمِ کل ہونی چاہئے ستیارتھ پرکاش کی رو سے یہ دو عبادتیں نہایت ضروری ہیں (سندھیا اور ہون کرنا)

سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۷۲ پر فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ دونوں باتیں صبح و شام نہ کرے۔ تو لوگ اس کو ذات سے خارج کر کے شودر کے برابر سمجھیں اور ذات سے خارج کر دیں ہندوستان میں تو کیا بلکہ دلّی میں بھی بہت آریہ ہیں جو اس پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ہون کرنے کے لئے چندن کی لکڑی خوشبودار اشیاء کہاں سے لائیں؟ دیگر گھی اسقدر ضرور ہونا چاہئے کہ جو ایک آدمی کے ۱۶ آہوتیاں آگ میں ڈال سکے جس گھر کے ۷ آدمی ہوں اگر وہ علاوہ گھی کے کستوری۔ کیسر۔ کیوڑہ۔ ان گل بنفشہ۔ گاؤ زبان وغیرہ آگ میں ڈالیں تو حساب کریں کہ ان چیزوں پر کس قدر خرچ ہوتا ہے۔ اگر کسی آریہ بھائی کو بیس روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہو تو بال بچے کہاں جائیں۔ یہ بھی ممکن نہیں کہ ہون اور سندھیا کرنے کے بغیر آریہ رہ سکے ۔

اس لئے وید پر عمل نہیں ہو سکتا۔ کیا خدا کو اسبات کا علم نہ تھا کہ دنیا میں۔ یہ دونوں باتیں صبح و شام کرنی ہوتی ہیں۔ مگر قطبین میں صبح و شام ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ وید خدا کی طرف سے الہام نہیں ہُوا۔ اگر وید خدا کی طرف سے ہوتا تو اس کی تعلیم عالمگیر ہوتی۔ اب بائبل کی عبادت لیجئے "کہ وہ وقت آتا ہے" کہ صبح و شام میری پرستش کریں۔ ہر ایک صورت میں خُدا کی عبادت کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک جگہ نہ مکان کی ضرورت نہ کستوری نہ چندن گھی وغیرہ کی۔ بلکہ سچائی کی ضرورت ہے۔ جس طرح سے خدا عالمگیر ہے۔ اُسی طرح سے اسکی تعلیم بھی عالمگیر ہونی چاہئے۔ خواہ امیر ہو یا غریب ادنےٰ ہو یا اعلےٰ۔ وید میں خدا کا تصور نہیں بلکہ ثابت کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ وید سے خدا کی عبادت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں بس وید کی ضرورت نہیں۔ مگر مادہ اور روح انادی ہیں تو میں کیوں کہوں کہ خدا میرا خالق ہے۔ سوامی جی نے لکھا ہے کہ "خدا محافظ کل ہے"۔ مگر جب ہم پرکرتی کو انادی مانیں تو حفاظت کس کی؟ اگر وید کی تعلیم پر نظر ڈالیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وید کی تعلیم کچھ نہیں ہے۔

وید نے بیوی کے رشتے کو ایک نہایت کمزور رشتہ بتایا جسکو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ بائبل ہی اس تعلق کو لیجئے کہ صرف ایک فعل کے سوا تم اپنی بیوی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ خدا نے کہا تم دو نہیں بلکہ ایک ہو۔ اور ایک دوسرے کے ہمدرد و وفادار۔ پس معلوم ہوا کہ بائبل کے مقابلہ میں وید خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔

(باقی آئندہ) خان

یادِ رفتگان

ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کرتے ہیں۔ کہ بزرگ مسز انگلس ۱۶ مئی کی شام کے ساڑھے تین بجے کے قریب انتقال فرما گئیں اور ۱۷ مئی کی شام کے ۵ بجے کے بعد آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ جملہ عزیز و اقارب نمازِ جنازہ میں شریک تھے۔ مرحومہ ایک سچی مسیحی شریفہ تھیں۔ آپ ایک باعزت خاندان کی مبارک ماں تھیں۔ آپ نے خدا سے ہر ایک نعمت پاکر اپنی مسیحی سادگی اور دعا نماز کی زندگی کو کبھی ترک نہ کیا تھا۔ نہایت رحم دل و مہربان تھیں۔ ایسی نیک و پاک ماؤں کا اپنے بچوں میں زندہ رہنا واقعی بچوں کے لئے برکت کا باعث ہوتا ہے۔ پر رضا الٰہی کے آگے ایک بات میں بڑی تسلی ہے۔ وہ بات یہ ہے جو کلام الٰہی

میں آتی ہے۔ کہ مبارک وہ مُردے ہیں جو خداوند میں مرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں۔ خدا مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبر و تسلی عطا فرمائے۔

ہمیں یہ خبر سُنکر اور بھی سخت رنج ہوا کہ مسٹر ریم ڈ ویلز بھی انتقال فرما گئے۔ آپ پادری جے۔ بی ڈویلز صاحب کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ جو لودھیانہ کلیسیا کے پہلے پاسٹر تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا مرحوم کے عزیز و اقارب کو صبر و تسلی عطا فرمائے۔

سہارنپور کنونشن

۷ تا ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء

خُداوند کی تعریف ہو کہ اُس نے امسال کنونشن کو گذشتہ سالوں کی نسبت مفید تر ثابت کیا۔

کنونشن کا مضمون "مسیح ہماری روزانہ زندگی میں" یہ مضمون ہماری ملکی اور مذہبی ضرورت کے مطابق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت الٰہی سے چنا گیا۔ کوئی شخص اس بات سے ناواقف اور بے بہرہ نہیں کہ زمانہ حال میں لوگ ہماری روزانہ زندگی سے مسیح کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک مسیحی کا فرض ہے۔ کہ خود مسیح کے ساتھ رہے تاکہ اوروں کو دکھا سکے۔

واعظین نے بڑی اچھی طرح مسیحی زندگی کا ایک معیار بتایا جس سے ہر شخص اپنی زندگی کا امتحان کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ اسکی روزانہ زندگی میں کہاں تک مسیح کو جگہ و اختیار حاصل ہے۔ جماعت کے کئی بہن بھائیوں نے اپنے آپ کو از سرِ نو مسیح مصلوب کے حوالہ کیا اور وعدہ کیا کہ اب سے آئندہ وہ نئے مخلوق بنکر اپنی باقی ماندہ زندگی اُسی کی خاطر گذاریں گے۔ معزز واعظین کی تعلیم پُر تاثیر تھی۔ خاصکر ہم پادری لیمویل صاحب اور ڈاکٹر سٹینلے جونز صاحب کے

نہایت ہی شکر گذار ہیں جنہوں نے کلام کو اس صورت سے پیش کیا کہ لوگ اپنی عملی زندگی کے ہر پہلو کی نسبت سوچ و فکر میں پڑگئے اور جہاں تک میں اندازہ لگا سکتا ہوں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس تعلیم سے مستفیض ہو گئے۔

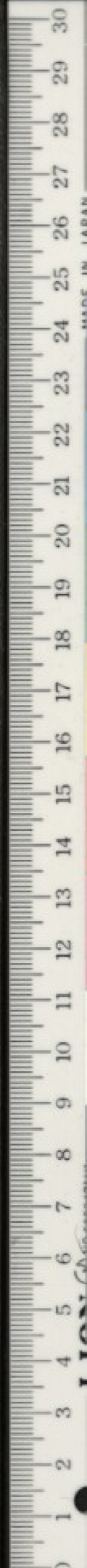
امسال کوشش کی گئی کہ ہمارے دیہاتی مسیحی بھائی اس کنونشن میں شریک ہوں۔ چونکہ فصل کاٹنے کا وقت تھا۔ دیہاتی لوگ نہ آسکے۔ علاقہ جگادھری سے کچھ دیہاتی مسیحی آئے۔ کل تعداد حاضرین دیسی و بدیسی قریب ایک ہزار تک تھی۔

کئی ایک غیر مسیحی بلاناغہ حاضر ہوتے تھے۔ جماعت بڑی سنجیدگی و توجہ سے پیغام حق سنتی تھی۔ میں نے ایک دن ایک دیہاتی مسیحی سے سوال کیا کہ بھائی جی آپ کو اس جلسہ میں آنے سے کچھ فائدہ ہوا تو وہ بے اختیار بول اُٹھا جی پورا ہو گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے اپنی روحانی پیاس کو محسوس کیا اور اس ہمیشہ کی زندگی کے پانی کے چشمہ سے پیاس بجھا کر اپنی پوری تازگی کو محسوس کرنے لگا۔ کیا مناسب نہ ہوگا کہ آئندہ سال ہمارے مہربان علاقہ انچارج اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اپنے اپنے علاقے سے دیہاتی مسیحیوں کو کنونشن میں لانے کی از حد کوشش کریں تاکہ غریب مسیحیوں کو تعلیم پانے اور میل جول۔۔۔ حاصل کرنے کا موقع ملے۔ میرے خیال میں ایسا میل جول جو ان کی تمدنی حالت کو ترقی دینے کا ایک اعلےٰ وسیلہ ہے۔

جزوی اجلاس۔ رسالہ بنام "مسیحی عملی زندگی کے چند سبق" مؤلفہ پادری جے۔ ایل گرے صاحب جنکا دو قیمت ہے جو جزوی اجلاس میں مطالعہ کیا گیا نہایت مفید تھا۔ جب لوگ ایک طرف ان چند اسباق کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف

واعظین کی تعلیم سنتے ہیں تو اپنی روحانی کمی کو پورا کرنے کی جستجو پیدا ہوتی ہے اور اس جستجو سے وہ اپنی روحانی حالت کو معلوم کرتے ہیں اور اندازہ لگاتے ہیں کہ اُن کی روحانی حالت کی نبض کیسی ہے۔ سہارنپور کنونشن میں روحانی تعلیم دینے کا یہ ایک نرالا طریقہ ہے۔ اگر دیگر متفرق کنونشنوں کے منتظمان بھی اس طریقہ پر غور فرمائیں تو ضرور اپنی اپنی کنونشنوں میں یہی طریقہ جاری کرینگے اور مجھے کامل امید ہے کہ جیسے یہ طریقہ یہاں مفید ہوا ہے ویسے ہی اور جگہوں میں بھی مفید ہوگا۔ ہم پادری گرے صاحب کے مشکور و ممنون ہیں جنہوں نے جانفشانی سے یہ رسالہ تیار کیا اور کنونشن میں ایک نرالا و مفید طریقہ نکالکر جس از حد سرگرمی پیدا کی۔ کئی ایک غیر مسیحی کُتب مقدسہ اور حصص کی تلاش میں ادھر اُدھر پھرتے نظر آئے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اس حقیقی نجات دہندہ کی لو لگ گئی ہے۔ جس کے بغیر زمین پر کوئی دوسرا نام بخشا نہیں گیا جس سے بنی نوع انسان نجات پا سکیں۔ غیر مسیحیوں کی دلچسپی کے لئے پادری بومن صاحب کی معرفت شہر میں بھی کئی ایک اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ تاکہ کلام کا بیج بویا جائے۔ ڈاکٹر جونز و دیگر صاحبان کلام کی تعلیم پیش کرتے رہے۔ دو طرفہ سوال و جواب نیک ارادہ سے ہوتے رہے جو سامعین کے لئے نہایت تسلی بخش تھے۔ خاموشی کی روح صاف نظر آتی تھی۔ امید ہے کہ آلٰہی قدرت اس بیج کو بار آور کریگی۔

آخر میں اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ کنونشن میں روحانی و جسمانی خوراک کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ کئی ایک۔ انتہ۔ اور ہاں سو بھی دیسی کھانا بھانے لگا۔ معلوم نہیں کفایت شعاری کی وجہ سے یا باہمی یگانگت کے خیال سے۔ روحانی تعلیم کے





لحاظ سے گذشتہ کونشنوں کی نسبت امسال اجلاس زیادہ تسلی بخش اور حوصلہ افزا تھے۔ چاہئے کہ جو کچھ ہم نے اس سال حاصل کیا اُسکو اپنی مسیحی عملی زندگی میں روز بروز بڑھاتے جائیں تاکہ خود مسیح کو اور رسول کو مسیح کے پاس لانے کا ایک اعلیٰ وسیلہ بنیں۔

فضل الدین لینگویج سکول لنڈور
(مسوری)

لودھیانہ سمر سکول کے حالات

۱۰ تا ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

اس سمر سکول میں لودھیانہ جگراؤں۔ کھنہ۔ مورنڈہ اور انبالہ کے کارندے حاضر تھے۔ کام اور پروگرام کی ترتیب خاصکر ۱۳ تاریخ سے عمل میں آئی۔ ذیل کے بزرگان لیڈر اور معلم تھے۔ جناب پادری نیوٹن صاحب لودیانوی پادری گولڈ صاحب انبالوی اور پادری لو صاحب پٹی پادری نیوٹن صاحب کا مضمون تجربہ کاری اور بیداری تھا اور پادری گولڈ صاحب کا مضمون شیطان تھا پادری لو صاحب کا مضمون اناجیل اربعہ کی تطبیق اور نیز موقع سے دنیوی طریقہ تعلیم کے متعلق مسٹر ایبس انسپکٹر آف اسکول بھی چند یوم بہت محنت اور سردردی کرتے رہے۔

کام ذیل کے اوقات پر ہوتا تھا یعنے صبح سوا سات بجے سے آٹھ بجے تک عبادت۔ اس کے بعد گیارہ بجے تک مذکورہ بالا اُستاد اپنی اپنی باری پر ایک جماعت میں اپنا اپنا مقررہ مضمون سکھلاتا تھا۔ پھر تین بجے سے ۵ بجے تک مستورات میں مسز گولڈ صاحبہ اور مس برج مین صاحبہ خدمت کرتی تھیں۔

رات کو ہر ایک علاقہ کے لوگ جدا جدا جگہوں میں بیماروں اور دیگر ضروریات کے واسطے ملکر دعا کرتے تھے۔

مسٹر اگنس رام لودھیانوی کے مکان پر مسٹر موصوف اور بابو نانک چند اور دیگر گانے بجانے والوں کے ذریعہ سے خوب رونقِ بزم رہتی تھی۔

۱۵ تاریخ سے ۲۴ تک جناب ڈاکٹر براؤن صاحب روحانی چوٹی کے شیریں سخن واعظ اور شیر پنجاب جناب پادری عبد الحق صاحب نامی مناظر اور فخرِ قوم درس تدریس دیتے رہے۔ لہٰذا ناظرین کے فائدہ کی خاطر ڈاکٹر براؤن صاحب درسونکو رفتہ رفتہ بذریعہ اخبار پیش کرینگے۔ اس سے پیشتر دو ایک باتیں بطور شکریہ پیش کرتے ہیں۔ اول خدا کا شکر ہو کہ آپس میں خوب میل و محبت سے دن گذرے۔ دوم جناب پادری نیوٹن صاحب اور پیارے مسٹر مسیح داس کے دل سے مشکور اور ممنون و مدح خواں ہیں کہ آپ نے رہائش آرام کے لئے خاطر خواہ انتظام اور کوشش کی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات بابو مسیح داس کھانا کھاتے وقت بھی اگر کوئی مسافر یا حاجتمند آپ کے مکان پر آیا آپ نے کھانا چھوڑ فوراً اُسکی ضرورت کو پورا کیا۔ یہ ہے اخوت اور مسیحی مزاج۔ کاشکہ یہ سمر اسکول ہر سال لودیانہ میں ہوا کرے۔ آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ ڈاکٹر براؤن صاحب کے درسوں کو درج اخبار کرینگے۔

وکٹر ایم سی نیوٹن بگل

ڈاکٹر گرسوالڈ ہفتہ زیر نظر میں ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ پروفیسر ولسن بمبئی تک آپ کے ہمراہ تشریف لے گئے ہیں۔ قوی امید ہے کہ آپ سلامتی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ جائینگے۔

مسٹر ڈبلیو ایم ہیوم جنرل سکرٹری وائی ایم سی اے بھی ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ شاید دو تین سال تک ولایت میں قیام فرمائینگے۔

مشن ہائی سکول دھاریوال میں لاٹ صاحب بہادر

نہایت فخر و ناز سے اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ حضور پُر نور جناب فیض مآب عالی القاب نواب سر میلکم ہیلی صاحب بہادر گورنر پنجاب نے ۳ مئی سنہ ۱۹۲۶ء کو بوقت ۴ بجے شام جبکہ آنجناب کارخانہ دھاریوال میں بجلی گھر کی افتتاحی رسم ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ عنایت بے نہایت اور فراخدلی سے قبل ازیں کہ تذکرہ بالا کارروائی سرانجام دی جاتی مشن سکول کا معائنہ فرمایا۔ جو کہ درسگاہ کی تاریخ میں پہلا موقعہ ہے۔ آں حضور نے سب سے پہلے موٹر سے اتر کر معیت مینیجر صاحب سکول و چند دیگر افسران بورڈنگ ہاؤس کو قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔ جہاں کہ علم شاہی نہایت دلفریب اور دیدہ زیب طریقہ میں بند دروازہ کی رونق دوبالا کر رہا تھا۔ راستے میں سڑک پر موقع بموقع نمایشی دروازے تھے اور سڑک کے دونوں طرف لہراتی ہوئی جھنڈیوں کی ایک ایک قطار اپنی بہار دکھا رہی تھی۔ جن کے ساتھ ساتھ طلبا جماعت وار قد کے لحاظ سے خاموشی کی حالت میں مؤدبانہ طور پر آپ کے دیدار فرحت آثار سے فیضیاب ہونے کے لئے جذبات شوق دبائے ہوئے انتظار کی گھڑیاں کھڑے گنتے تھے صف بستہ متعلمین کے درمیان میں سے گذر کر بورڈنگ ہاؤس میں جاتے اور لوٹ کر سکول آتے وقت جناب کے بشرہ مبارک سے خندگی اور بشاشت کے آثار نمایاں تھے جو کہ بچوں کے ساتھ آپ کی خاص محبت پر دال ہیں۔ جناب نے کارخانہ کی طرف روانگی کے موقع پر معلمین اور متعلمین نے خوشی کے نعروں

پر زبانِ مبارک سے نہایت عمدہ الفاظ میں مسرت کا اظہار فرمایا۔ جس کے خاص ہیڈ صاحب ڈاکٹر آر سنا سٹون و مسٹر بشیر الدین بی۔ ایس سی ہیڈ ماسٹر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ان ریمارکس کا اردو ترجمہ جو کہ آنحضور نے رائے بک میں تحریر فرمائے ہیں حسب ذیل ہیں۔

"میں اپنے آپ کو سکول کے ملاحظہ کے متعلق ڈاکٹر سنا سٹون کی دعوت کو قبول کرنے کے قابل پاکر خوش ہوا تھا جو کہ میرے خیال میں علمی اور اقتصادی نقطہ نگاہ سے قائم کیا گیا ہے۔ سکول کے لئے ایک عمدہ حاصل ثابت ہوگا۔ ہیڈ ماسٹر ایسے ذکی اور بہت عمدہ نمونے کا آدمی ہے۔ عملہ میں زیادہ ٹرینڈ استاد ہیں۔ سکول کو ایک مقابلہ کا سامنا کرنا پڑا ہے جو مجھے ناواجب اور بلاوجہ معلوم ہوتا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ اس سے اسے کوئی خاص ضعف نہیں پہنچیگا۔ کیونکہ سکول ہر طرح سے کامیابی کا مستحق ہے۔

(دستخط بحروف انگریزی جناب گورنر صاحب)

عملہ مدرسہ صاحب موصوف کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے نہایت فراخ حوصلگی سے اپنا قیمتی وقت معائنہ سکول میں صرف فرمائے ہوئے اعلیٰ درجے کی رائے کا اظہار فرمایا۔

راقم سکریٹری انجمن معلمین انجمن دھاریوال ضلع گورداسپور۔

یکم مئی سے مسٹر ڈانیل ہیڈ ماسٹر مشن سکول گجرات ہیڈ سکول کے عہدے پر سرفراز کئے گئے ہیں جسکے لئے ہم آپکو مبارکباد کہتے ہیں۔

ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ رسالہ کرسچن یوتھ لاہور سے پھر جاری ہونیوالا ہے امید ہے کہ اس سے وہ کمی پوری ہو جائیگی جسے موجودہ مسیحی رسالے پوری نہیں کر سکے ہیں۔ یکم جون میں اسکا پہلا نمبر نکلیگا +

جرائم پیشہ اقوام کی زراعتی سکونت گاہیں

"کچا کھوہ" میں آنریبل سردار جوگندر سنگھ وزیر زراعت کی تقریر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مورخہ ۶ مئی ۱۹۲۶ء کی صبح کو آنریبل سردار جوگندر سنگھ صاحب وزیر زراعت نے جرائم پیشہ اقوام کی نو آبادی "کچا کھوہ" ضلع ملتان میں ایک ہسپتال کی افتتاحی تقریب ادا فرمائی۔ اس موقع پر جناب ڈپٹی کمشنر ملتان ضلع کے سرکاری حکام اور غیر سرکاری اصحاب کے علاوہ جرائم پیشہ قبائل کے مرد اور عورتوں کا کافی مجمع تھا جرائم پیشہ قبائل کے لڑکوں نے جو سڑکوں پر دو رویہ کھڑے تھے وزیر ممدوح کا نعرہ ہائے مسرت سے خیر مقدم کیا۔ آنریبل سردار جوگندر سنگھ وزیر زراعت نے عمدہ زراعت کرنے اور نیز چال چلن اور تعلیم کے لئے جرائم پیشہ مردوں اور لڑکوں کو انعامات تقسیم فرمائے اور انعام حاصل کرنے والوں کے ساتھ مصافحہ کیا۔ سردار ہری سنگھ ڈپٹی کمشنر اقوام جرائم پیشہ نے آنریبل وزیر موصوف کو ہسپتال کا افتتاح کرنے کے لئے درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ جرائم پیشہ اقوام پر ایک اہم تبدیلی آرہی ہے اور ان کی اصلاح کا کام کامیابی سے جاری ہے۔ آنریبل وزیر ممدوح نے تقریر کے دوران میں محکمہ اقوام جرائم پیشہ اور سردار ہری سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر کا کام کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ اصلاحی تحریک اور نئے حالات کے زیر اثر جرائم پیشہ لوگوں کے آبائی خصائص اکتسابی اوصاف میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ اس مفید تحریک کے اعلےٰ نتائج نمایاں ہیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار فرمایا کہ دیگر جرائم پیشہ قبائل بھی اسی طرح امن پسندی کے ساتھ آباد ہو جائینگے۔ اس مطلب کے لئے گورنمنٹ زمین عطا کریگی۔ تقریر کے اختتام پر وزیر صاحب موصوف نے ہسپتال کا بڑا دروازہ جو مقفل تھا کھول دیا۔ اس ہسپتال سے عوام بھی فائدہ اٹھا سکینگے۔ وزیر ممدوح نے ہسپتال اور نو آبادی کا معائنہ فرمایا اور پچاس روپیہ لڑکوں اور لڑکیوں میں مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے مرحمت فرمائے۔

آنریبل سردار جوگندر سنگھ صاحب نے کوٹ خالصہ میں ایک سکھ گوردوارہ کا سنگ بنیاد بھی نصب فرمایا۔ گوردوارہ چیف خالصہ دیوان کے زیر اہتمام ہے۔ سردار صاحب ممدوح نے گوردوارہ کو مبلغ ایک سو روپیہ نذر کیا۔

*ہسپتال کی افتتاحی تقریب اس علاقہ میں بہت دلچسپی سے دیکھی گئی۔ رائے صاحب مسٹر جوزف ٹھاکر داس کے ماتحت ممبران اور نو آبادیوں کے سپرنٹنڈنٹوں کی شرکت عمل سے یہ تحریک بہت کامیابی سے ختم ہوئی۔ کچا کھوہ میں جرائم پیشہ اقوام کی نو آبادی ۱۹۱۹ء میں جاری کی گئی تھی۔ یہ درحقیقت تین نو آبادیوں پر مشتمل ہے۔ جو ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں۔ یہ تین نو آبادیاں علیحدہ علیحدہ چیف خالصہ دیوان۔ آریہ سماج اور ہندو سبھا کے زیر اہتمام ہیں۔ یہ زراعتی نو آبادیاں ہیں اور گورنمنٹ نے چند جرائم پیشہ اقوام کے افراد کو کاشت کے لئے زمین دے رکھی ہے۔ ان میں کو اپریٹو تحریک ترقی کر رہی ہے۔ اس وقت جملہ اقسام کی سولہ کو اپریٹو انجمنیں کام کرتی ہیں۔ یہاں کو اپریٹو بنک۔ کفایت شعاری۔ قرضہ دینے اور اشاعت تعلیم کی انجمنیں اور امداد باہمی کی انجمنیں بھی موجود ہیں ان تمام انجمنوں کا انتظام جرائم پیشہ اقوام کے افراد کرتے ہیں۔ آڑہت کی دو دکانوں پر تمیں ...



ہوار کے سٹور کیپر ملازم ہیں اور ۲۵ روپیہ ماہوار پنسیل ہیں (سودا بیچنے والے) رکھے ہوئے ہیں۔ واسطے لڑکیوں اور بالغ اشخاص کی تعلیم کے لئے درسگاہیں ہیں۔ حال میں تینوں نوآبادیوں نے ملکر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کی انجمن قائم کی ہے۔ سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ یہاں سوسائٹی کے ممبروں کے بچے مفت تعلیم حاصل کرینگے۔

دیسی نسل کے مویشیوں کی افزائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے دیسی نسل کے مویشیوں کی افزائش پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ اس کے متعلق حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ دیسی نسل کے مواشی کے اعلٰے خصائص کو بخوبی تسلیم کرتی ہے۔ چند سال ہوئے گورنمنٹ نے اس نسل اصلاح کے لئے جہلم راولپنڈی اور اٹک میں ایک باقاعدہ سکیم جاری کی۔ بعد ازاں ضلع میانوالی کو بھی اس سکیم کے زیر اثر لایا گیا۔

اس سال گورنمنٹ نے اس سکیم کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈوں کو بائیس ہزار چھ سو روپیہ کی امداد دی ہے محکمہ زراعت کی پنجسالہ ترقی کی سکیم کے سلسلہ میں بھی جو ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہے دیسی مویشیوں کی اصلاح و بہبودی کے کل مسئلہ پر توجہ دی جارہی ہے مذکورہ بالا اضلاع میں سول ویٹرنری محکمہ کی زیر نگرانی دیسی نسل کے مویشیوں کی ترقی کے بابت بہت قابل قدر اور مفید کام اب تک کیا جاچکا ہے

تصحیح

نمبر ماقبل میں مہاتما گاندھی کی بابت یہ بات سہواً لکھی رہ گئی کہ مہاتما جی یورپ تشریف لے گئے ہیں۔ اصل تصحیح یہ ہے کہ مہاتما جی ہنوز ہندوستان ہی میں موجود ہیں۔

خبریں

مسٹر ستیا نند مکرجی ایم۔ اے رجسٹرار سینٹ سٹیفن کالج دہلی کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔ جس کے لئے ہم جناب کو نورافشاں کی طرف سے مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کی ذات سے یسوع مسیح میں جلال پائے۔

بروچ ۲۰ مئی۔ کینیا سے مسٹر ڈی۔ بی ڈیسائی اطلاع دیتے ہیں کہ ممباسہ کے روزانہ ہندوستانی اخبار ڈننگ سماچار مظہر ہے کہ ممباسہ ڈسٹرکٹ کمیٹی نے جو ایک خاص سرکاری جماعت ہے اور جس میں مختلف جماعتوں کے نمائندے محض مشیروں کی حیثیت سے شامل ہیں۔ اس نے ممباسہ لائٹ ہاؤس کے ارد گرد کی تمام زمین کے قطعات بغیر مذہب نسل رنگ وغیرہ کی تمیز و تخصیص کے فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن یہ شرط لگائی ہے کہ اگر ہندوستانی زمین خریدینگے مگر وہاں رہ نہ سکینگے۔ ڈننگ نے اس نسل تمیز و تخصیص کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور ممباسہ کے تمام ہندوستانی اس مخالفت کے لئے آمادہ ہیں۔

(رنیبے مازم)

ماسکو ۱۳ مئی۔ روس کی سوویٹ حکمرانوں نے سکندر اور تیمور کے دفن شدہ خزانوں کی تلاش کے لئے ایک خاص محکمہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس محکمہ کے لوگ ترکستان میں سکندر اور تیمور کے خزانوں کی تلاش کرینگے۔ جنہیں کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں مفتوح ممالک سے لاکر زمین میں دفن کر کے چھوڑ گئے ہیں

(رر)

وارسا ۱۷ مئی۔ مارشل پلسوڈسکی سے ملاقات کے بعد مسیو راٹز مارسل آف ڈوائیٹ نے ملک کی کنسٹی ٹیوشن کے بموجب عارضی طور پر اس وقت تک کے لئے پولینڈ کی سلطنت جمہوریہ کی پریذیڈنٹی کے اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ جب تک ڈوائیٹ اور سینیٹ کے ممبران کا مشترکہ اجلاس اسمبلی میں باقاعدہ طور پر نئے پریذیڈنٹ منتخب نہ ہوجائیں نئے وزارت کے وزیر اعظم پروفیسر بارٹل ہوئے اور مارشل پلسوڈسکی وزیر جنگ اور مسیو ثیالیسلی سابق سفیر روم وزیر خارجہ بنے ہیں۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ وردو کی افواج کے کمانڈنٹ نے بھی مارشل پلسوڈسکی کی ماتحتی منظور کرلی ہے۔

(رر)

وارسا ۱۷ مئی۔ تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سابق گورنمنٹ پریذیڈنٹ کے محل میں چلے جانے کے بعد سرکاری فوجوں نے دیروار کی صبح کو مارشل پلسوڈسکی فوجوں پر حملہ کیا اور دو دن تک خوب زور شور سے جنگ ہوتی رہی۔ جس کے بعد صدر کا محل فتح کر لیا گیا۔ صدر مع اپنے وزراء کے سوبیکی محل میں جو وارسا سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے جا چھپا وہاں سے ان سب نے مارشل کی اور ڈوائٹ سے درخواست کی کہ وہ آگر ان کے استعفے حاصل کریں۔ اس کے بعد امن و امان ہوگیا اور اسی سابق صدر اور عیس کے وزیر اعظم کو نظربند کردیا۔ سرکاری فوجیں بارکوں میں نظربند کر دی ہیں اور جنرل سٹرائک ہٹالی گئی

(رر)

اس انقلاب میں بہت سے سرمیں تماشائی بھی ہلاک و زخمی ہوئے کل ۲۰۵ آدمی مارے گئے اور ۹۶۶ زخمی ہوئے۔

دہلی ۱۸ مئی - مسٹر اینڈریوز آج دہلی سے شملہ کی طرف روانہ ہونگے۔ وہاں سے آپ کوٹ گڑھ جائینگے جہاں آپ چند روز مسٹر سٹوکس کے مہمان رہ کر پھر شانتی نکیتن جانے کے لئے دہلی واپس آئینگے۔

(rr)

کلکتہ ۱۸ مئی - بڑا بازار اور جوڑا ساکو میں خفیہ پولیس نے ۵ غنڈوں کو گرفتار کیا۔ ان کا مقدمہ ابھی تک شروع نہیں ہوا۔ نیز شیخ یوسف کو ۲۰ سال کے لئے اور داؤد کریم و غلام محمد و فضل دین چار و گوپال شام کو پندرہ پندرہ سال کیلئے بنگال سے خارج کردیا ہے۔ کیونکہ غنڈا ایکٹ کی رو سے یہ غنڈے قرار دیئے گئے ہیں۔

(rr)

کلکتہ ۱۸ مئی - ٹیٹاگڑھ سے موصول شدہ ایک تار مظہر ہے کہ مسلم جماعت کی طرف سے ایک شخص سمیر الدین نے چار ہزار مقامی ہندوؤں کے خلاف مسجدوں میں نماز میں خلل اندازی کی وجہ سے جو مقدمہ دائر کیا تھا وہ اب واپس لے لیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ چند سنکیرتن پارٹیوں کے مقامی بڑی مسجد کے سامنے باجہ بجاتے ہوئے گذرنے کے سلسلہ میں پیدا ہوا تھا۔

(rr)

کلکتہ ۱۸ مئی - بنگال ناگپور ریلوے پر کھڑک پور میں ۱۷ مئی کو دوپہر کے وقت ہندو مسلم فساد ہوگیا اور اکے دُکے پر حملے شکوار سے بھی جاری رہے - مدن پور کا کلکٹر اور مسلح پولیس پہنچ گئی ہے - ریلوے ٹرین باقاعدہ چل رہی ہیں - ریلوے ورکشاپوں کے مزدور اپنے گھروں کی حفاظت کے لئے گھر واپس آگئے ہیں - منگوار ۵ بجے شام تک ۱۲ آدمی زخمی ہوئے اور ۵ ہلاک -

(rr)

حیدرآباد (سندھ) ۸ مئی - ریاست خیرپور کے معاملات کے سلسلہ میں اب سمجھا جاتا ہے کہ ہز ہائنس میر صاحب نے اس امر کی تجویز پیش کی ہے کہ مصارف بندمیں ریاست کے طور پر گورنمنٹ کو چار لاکھ روپیہ سالانہ ادا کیا جائیگا۔ یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ ہز ہائنس نے گورنمنٹ سے ایک قابل اور تجربہ کار سندھی ریونیو افسر کی خدمات بطور وزیر کے طلب کی ہیں کہ جس سے ریاست کی مالی حالت کو از سر نو تنظیم کا کام سپرد کیا جاسکے۔

(rr)

مصر (قاہرہ) ۱۴ مئی خلافت کانگرس کا اجلاس شیخ اظہر کے خطبہ سے شروع ہوا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں بیان کیا کہ یہ اسلامی تواریخ میں اپنی قسم کی پہلی کانفرنس ہے اور اس امید پر بلائی گئی ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے تعلقات اچھے ہوں اور خلافت کے سوال پر غور کیا جائے۔ جس کے اثر اپنے سے اسلامی دنیا میں ہلچل پیدا ہوگئی ہے۔

(rr)

لندن ۱۲ مئی - اخبار ٹائمس کا نامہ نگار مقیم پیرس مطلع ہے کہ جمعیت اقوام کے کمیشن سے کسی امید افزا نتیجہ کی کوئی توقع نہیں ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے داخلہ کا سوال پھر آئیندہ جولائی تک ملتوی کردیا جائیگا۔ اسپین کونسل میں مستقل نشست حاصل کرنے پر مصر ہے۔

(rr)

برلن ۱۰ مئی ڈاکٹر مارکس سابق چانسلر نئی کیبنٹ قائم کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ جنگی پالیسی اور ممبران وغیرہ وہی ہونگے جو مسٹر لوتھر کی کیبنٹ میں تھے طویل گفت و شنید کے بعد ڈاکٹر مارکس کا جرمن پیپل پارٹی سے سمجھوتہ ہوگیا۔ وہ سوشلسٹ پارٹی کے ساتھ ملکر کام کرینگے (rr)

۱۲/۱

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر نیا ہو یا پرانا مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہوکر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(۲) ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی دوا ہے خواہ کیسی ہی کمزوری ہو قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ کا تپ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

ڈاکٹر ای - این - اوبیڈ ایہ خورجہ ضلع بلند شہر

یوئنگ کرسچین ہائی سکول لودھیانہ

یہ یونیورسٹی سیمی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے بہت عرصے سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل تبائیگی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی نیگرانی کررہی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین انکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے نرخ خیچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس بحساب سرکاری نرخ ہے۔ متفرق اخراجات چھ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہوسکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جرکشا (عہ سے) مال تک کرو کوزل (عہ سے عہ) تک دید حالات پرنسپل صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

تندرستی ۔ دولت دعوت غرض ہم میں جو بھی خوبی ہو ہماری اپنی ذات کی نہیں ہے پر خداوند نے ہمیں نعمت اور بخشش کے طور پر دی ہے تاکہ ہم ان کو استعمال کریں ۔ ہیں توڑے بخشے گئے ہیں تاکہ ہم ان سے لین دین کرکے اور پیدا کریں ۔ مگر افسوس کہ ہم میں سے بہت سے لوگ خدا سے ملی ہوئی نعمتوں کو دنیوی غرض ۔ لالچ وغیرہ کے دریا میں پھینک دیتے ہیں اور خود روحانی طور سے بیکار ہوکر بیٹھ جاتے ہیں ۔ ناظرین غور کیجئے کہ چند برس ہوئے کہ فلاں نعمت آپ کو خدا سے ملی تھی اور آپ سے خداوند توقع رکھتا تھا کہ اُسکو آپ اُسکی خدمت میں صرف کریں گے مگر آپ نے اُسکو دنیا کمانے میں لگا دیا گویا دریا میں پھینک دیا ۔ خدا نے آپ کو بڑے ہونہار بچے بخشے تھے ۔ مگر آپ نے اُن کو کس راہ پر چلایا ہے ۔ آپ خادم الدین ہیں ۔ آپ کو ایک عجیب روحانی نعمت ملی تھی ۔ مگر آج وہ کہاں ہے ۔ کہاں ہے آپ کا وہ پرانا جوش اور غیرت ۔ وہ آگ جو آپ کے سینے میں خداوند کے لئے جلتی تھی ۔ کہاں ہے وہ دل جو خداوند کے لئے تڑپتا تھا ۔ ہوسکتا ہے کہ آپ نے اپنی کلہاڑی کو سرد مہری پست ہمتی اور شائد خودی کے دریا میں پھینک دیا ہو ۔ ایسے مایوسوں کے لئے یہ فقرہ کہ "لوہا تیرنے لگا" عجیب جادو کا اثر رکھتا ہے ۔ آپ ہمت کریں جاگ اُٹھیں ۔ ایمان رکھیں ۔ لوہا تیر اُٹھیگا ۔ آپ کی جوش کی آگ پھر بھڑک سکتی ہے ۔ سرد مہری کی برف پگھل سکتی ہے ۔ اگر فقط ایمان کے کمزور اور کانپتے ہوئے ہاتھ کو بڑھا کر اُس کے کسی ڈنڈے کو پکڑ لیں ۔ آپ کا کھویا ہوا کلہاڑا ملجائیگا ۔ ہمت بندھ جائیگی ۔ خدا کی قدرت میں پھر مضبوط ہو جاؤگے ۔ اور آپ کے مسیحی تجربہ میں لوہا تیرنے لگیگا ۔ آمین

وزیر چند

نور افشاں کو علمی امداد سے فراموش نہ کیجئے ۔

پیچ بچاؤ

ہم مسٹر موز کی درخواست و ترغیب کی بنا پر ذیل کا بیان درج اخبار کرتے ہیں ۔ اڈیٹر

حضرات آپ نے سُنا اور دیکھا بھی ہوگا کہ بٹیر کنگنی کے دانہ پر ۔ بلبل بھنے ہوئے چنے کے آٹے پر ۔ محل منیان پر ۔ تیتر مُوٹھیا کی للکار پر ۔ اور مثل مشہور ہے کہ انسان زر ۔ زمین ۔ زن پر لڑتے ہیں ۔ مگر مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ آجکل ہمارے مسیحی اخبار کس بنیاد پر آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں اور پھر لطف یہ ہے کہ ؎

وہ جھگڑتے ہیں جب رقیبوں سے
بیچ میں مجھکو سان لیتے ہیں ۔

اوّل تو ہمارے مسیحی رسالجات و اخبارات کی حقیقت ہی کیا ہے ۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ ۔ کوئی آزاد نہیں سب کے پیچھے ایک نہ ایک حاتمی چیک جھاڑ لگا ہوا ہے ۔ مگر پھر بھی خانہ جنگی سے باز نہیں آتے سُنا ہے کہ ایک قسم کا ہاتھی ہوتا ہے جو اپنی ہی فوج کو مار ڈالتا ہے ۔ وہی مثل ان پر صادق آتی ہے ؎

مفلسی اور دماغ اے حاتم
کیا قیامت کرے جو دولت ہو

"قاصد" جو ابھی کچھ عرصہ ہوا کہ تھک کر بیٹھ گیا تھا ۔ اب دم لیکر باندھ کر پھر اُٹھ کھڑا ہوا ہے اور قیامت کی تیز رفتاری دکھا رہا ہے تاہم اُس کے ماہ فروری و مارچ کے دونوں نمبر ملاحظہ فرمائے ہونگے اور سی ایم کو بھی دیکھا ہی ہوگا ۔ بات اتنی ہی ہے کہ میں نے ایک غزل نور افشاں کے لئے بھیجی تھی اور اسی غزل کو سی ۔ ای کے لئے بھی بھیج دیا (بیشک یہ میری غلطی ہے) اب چونکہ نور افشاں ہفتہ وار اور سی ایم ماہوار نکلتا ہے ۔ اس لئے نور افشاں میں وہ غزل پہلے نکل گئی ۔ اڈیٹر سی ۔ ای نے بعد میں اسکو نور افشاں کے نوٹ کا پیوند لگا کر اپنے رسالہ میں درج کیا اور بقول اڈیٹر قاصد کے ایک اور مضمون کے ساتھ بھی اڈیٹر سی ۔ ای نے ایسا ہی سلوک کیا ۔ اعتراض یہ ہے کہ جس پرچہ سے اقتباس کیا گیا تھا اُس کا نام آخر میں کیوں نہ لکھا ۔ کیوں قاصد کے اڈیٹر صاحب کیا آپ کو یہ یقین ہے کہ جس اصول کو آپ سی ۔ ای کے اڈیٹر صاحب کے سامنے پیش کر رہے ہیں ۔ وہ اُس سے واقف نہیں ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ناواقف ہیں اور اگر ایسا ہے تو آپ یاد دہانی نہ کریں بلکہ مل بیٹھیں جانے دیں کہ ایسا ہو ہی جاتا ہے

مسٹر ایم ۔ این ۔ بوز صاحب اڈیٹر سی ۔ ای اور ۔۔۔ مسٹر ایس ۔ این طالب الدین صاحب جائنٹ اڈیٹر قاصد سے میری ملاقات سہارنپور کنونشن میں ہوئی ۔ پادری طالب الدین صاحب تو کچھ ایسے خاموش اور شرمیلے آدمی ہیں کہ اُنہوں نے مسٹر موز کے مقابل میں صفائی سے بات بھی نہ کی ۔ صرف دبی زبان سے اتنا فرمایا کہ میں تو برائے نام اڈیٹر ہوں ۔ مگر مسٹر موز صاحب نے جو کچھ فرمایا اُس کا مطلب یہ تھا کہ ؎

کرتے ہیں وہی آج آرڈ فوں میرے آگے
طفل ہیں جو کل کرتے تھے غاں غوں میرے آگے

جناب وکیل صاحب میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ خداوند کریم کا شکریہ ادا کیجئے کہ جو کل طفل ہوکر آپ کے سامنے غاں غوں کرتے تھے آج وہ اس قابل ہوگئے ہیں کہ آپ کے مقابل میں قلم اُٹھائیں اور آپ اپنی آنکھوں سے اُن کی سعادتمندی و قابلیت و اقبالمندی دیکھیں اور خوش ہوں ۔ میں اگر آپ کی جگہ ہوتا تو ان ہونہار نوجوانوں کی مدح میں صرف یہ شعر لکھکر بھیجتا اور بس ؎

میں بھی جھوٹا مرے شکوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اسبات کا جھگڑا کیا ہے ۔

آخر میں اتنا اور عرض کرونگا کہ اس بے بنیاد نوٹ میں میں نے ایک ہندو اخبار کو اتنا موقع دیدیا ہے کہ وہ کچھ تمسخر مضحکہ اُڑا سکے۔ جس سے مجھ کو کمال صدمہ پہنچا۔

مسیحی خادم

رابرٹ گارڈنر۔ اسبق۔

این۔ایم۔ایس کانفرنس بیاس

نیشنل مشنری سوسائٹی میں دلچسپی لینے والوں کو خصوصاً اور کلیسیائے پنجاب کو عموماً اطلاع دی جاتی ہے کہ سوسائٹی مذکور کی سالانہ کانفرنس بمقام بیاس ۲۲-۲۳-۲۴ مئی ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوگی۔ سنیچر ۲۲ مئی کو تمہیدی اجلاس ہوگا۔ اور باقی کارروائی ۲۳ تاریخ مئی اتوار کو بعد عبادت شروع ہوکر ۲۴ مئی بروز پیر ختم ہوگی۔ تمام شاخوں کے نمائندے اور بہت سے ہمدردان سوسائٹی تشریف لا رہے ہیں۔ اگر آپ بھی آسکیں اور اپنے مشورہ سے ہماری رہنمائی فرما سکیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ بصورت دیگر کانفرنس کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ تمام کارروائی کلیسیائے عامہ کی بہتری کے لئے روح پاک کی ہدایت سے انجام پائے۔

خاکسار:- ایس۔ این۔ طالب الدین۔

آرگنائزنگ مشنری۔ این۔ ایم۔ ایس پنجاب

ضرورت

۲/۱

مجھے ایک دیسی آیا کی ضرورت ہے جو کہ دائی کا کام رکھتا ہو اور جبکہ بیوی گھر میں کھانے پکانے کا کام کر سکتی ہو۔ مکان مفت تنخواہ ۲۵ سے ۳۵ روپے تک۔ یہ کام پر منحصر ہے۔ نیک اور دیہاتی مسیحی کو ترجیح دی جائیگی۔

درخواست بنام کے۔ سی۔ ٹامس

بروس روڈ۔ کوئٹہ۔

ضرورت ہے

۳/۲

ایک قابل تجربہ کار نارمل وانیٹرنس پاس مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔

المشتہر

ہیڈ ماسٹر مشن سکول۔ جلالپور جٹاں۔

ضرورت

۲/۱

ضرورت ہے ایک نارمل پاس اور ایک ایس۔ وی عیسائی اُستاد برائے مشن ہائی سکول وزیر آباد۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ دیگی۔ درخواستیں مع نقول اسناد بنام ہیڈ ماسٹر روانہ کریں۔ المشتہر۔ ہیڈ ماسٹر چرچ سکاٹ لینڈ مشن ہائی سکول وزیر آباد۔ پنجاب۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

جلد پُرانے طلباء بیرنگ ہائی سکول بٹالہ سے جو سکول مذکور کے ساتھ کوئی علاقہ نہیں رکھتے ہیں۔ درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنے پتے یا تو پرنسپل سکول ہذا کے پاس لکھ بھیجیں یا چودھری سموئیل اے۔ ایچ چوہان فورمن کرسچن کالج لاہور کے پاس روانہ فرمائیں

المشتہر:- پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔

اطلاع

امسال سنڈے سکول یونین کی طرف سے امتحان ۱۰ جولائی ۱۹۲۶ء کو ہوگا۔ جنوری تا جون ۱۹۲۶ء یعنی چھ ماہ کے اسباق بمطابق انٹرنیشنل کورس کے سوالات پوچھے جائینگے۔ امید ہے کہ منتظمان جملہ سنڈے سکول پنجاب طلباء کو امتحان کے لئے تیار کرینگے۔ قواعد وقانون امتحان سکریٹری سے طلب کیجئے۔ المشتہر:- فضل الہٰی۔ ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول جہلم، سکریٹری امتحان پنجاب سنڈے سکول یونین جہلم

ضرورت ہے۔ سی۔ ایم۔ ایس سکنڈہ آگرہ کے اینگلو ورنیکولر مڈل بورڈنگ سکول کے واسطے ایک مسیحی نائب مدرس کی ضرورت ہے ۱۲ جولائی ۱۹۲۶ء سے۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد پرنسپل سکول ہذا کے نام آنی چاہئیں

اشتہار کُتب

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

مسیح کے خون کے سبب سے محفوظ۔ گنہگاروں کی نجات سوائے مسیح کے خون اور کسی وسیلے سے نہیں ہو سکتی۔ صفحہ ۸۹۔ سٹف کور ۱۲-۲/۱ ۔۶ر

معجزات مسیح۔ مسیح کے معجزوں کی مفصل تشریح صفحہ اصل عہ رعایتی ۱۲ر

مقدمہ معجزات مسیح۔ معجزوں کی حقیقت۔ امکان و مقاصد پر بحث صفحہ ۱۰۷ اصل ۴ر رعایتی ار

مرقع پارلیمنٹ انگلستان۔ لندن کی پارلیمنٹ کا مشرح بیان صفحہ ۱۳۵ اصل ۸ر رعایتی ۴ر

سلسلہ تردید آریہ سماج۔ ویدوں اور ستیارتھ پرکاش کی تعلیمات اور آریہ سماج کے اصولوں کی تردید بحاشیہ حوالوں سمیت یہ ۹ ٹریکٹوں کا مجموعہ ہے۔ ۴ آنہ ۳ پائی۔

میزان الدین یا دھرم تلا۔ مشہور رسالہ ہے ۵ آنہ ۹ پائی۔

مرقس کی انجیل پر سوالات۔ اُردو انگریزی ۲ر

مقدس کتاب کا احوال۔ پرانا عہدنامہ باتصویر حصہ اول صفحہ ۱۶۸ - ۴ر

" حصہ دوم۔ نیا عہدنامہ باتصویر صفحہ ۱۶۰ ۴ر

کن معنوں میں قرآن مسیحی کتب مقدسہ کا مصدق و محافظ ہے حصہ اول۔ توریت صفحہ ۲۴-۳ پائی۔ حصہ دوم انجیل صفحہ ۲۴ ۳ پائی۔ حصہ سوم۔ یسوع مسیح صفحہ ۳۶ ۳ پائی۔

عدم معصومیت محمد۔ عمر صاحب کی لکھی ہوئی صفحہ ۲۵ ۶ پائی

مسیحی کتب مقدسہ کے بارے میں قرآن کی تعلیم } صفحہ ۵۲۔ ۳ پائی

انتخابی زبور پنجابی منظوم صفحہ ۲۳ ۹ پائی گورمکھی بڑا ساز ۳ر

تفسیر مکاشفہ ہوپر صاحب حرف ۶ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۲۳۰ ۲ر

کیفیت دیدہ۔ **کاغذی گراموفون** ۲ر

سکریٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا چند صاحب پروپرائٹر کے چھپا